باب 10

بنک

(Bank)

10.1 بنک کی تعریف (Definition of Bank)

بنک (Bank) ایک ایسا مالیاتی ادارہ ہے جو لوگوں کی بچائی ہوئی رقوم کو با حفاظت رکھتا ہے اور پھر ان رقوم کو اپنے کاروباری مقاصد کے لیے ضرورت مندوں کو زیادہ شرح سود پر قرض دیتا ہے۔ اس طرح سود کی شکل میں منافع کماتا ہے اور منافع کو اپنے اخراجات پورے کرنے کے علاوہ بنک کی سرگرمیوں کو فروغ دینے کیلئے استعمال کرتا ہے۔

سادہ الفاظ میں بنک سے مراد وہ ادارہ ہے جو عام لوگوں سے امانتیں وصول کرتا ہے اور ضرورت مندوں کو منافع کمانے کی غرض سے قرض کے طور پر فراہم کر دیتا ہے۔

پروفیسر جی کراوتھر (G. Crowther) کے مطابق:

''بنک قرضوں کا کاروبار کرتا ہے, عوام سے امانتیں وصول کرتا ہے اور ضرورت مند لوگوں کو قرضے مہیا کرتا ہے۔ چونکہ بنک کی جاری کردہ رسیدیں عوام بغیر کسی عذر کے قبول کر لیتے ہیں اس لئے بنک زر کی تخلیق بھی کرتا ہے۔

گویا بنک نقد سرمایہ کا محافظ اور تقسیم کنندہ ہے۔

10.2 بنک کی اقسام (Kinds of Bank)

(1) مرکزی بنک (Central Bank)

مرکزی بنک کسی ملک کے سارے بنکاری نظام کا ناظم اور مرکز ہوتا ہے۔ یہ ملک کے تمام تجارتی بنکوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ پاکستان کے مرکزی بنک کا نام سٹیٹ بنک آف پاکستان (بنک دولت پاکستان) ہے۔ مرکزی بنک ملک میں نوٹ جاری کرنے کی اجارہ داری رکھتا ہے اور گردش زر کو کنٹرول کر کے مالی نظام اور قیمتوں کو استحکام بخشتا ہے۔ یاد رہے منافع کمانا مرکزی بنک کا محض ثانوی عمل ہے۔ اس کے اہم فرائض میں زر کی قدر میں استحکام، بچت اور سرمایہ کاری کے لئے موافق حالات فراہم کرنے وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

(2) تجارتی بنک (Commercial Bank)

تجارتی بنکوں کا وجود منافع کمانے کی غرض سے عمل میں لایا جاتا ہے۔ اس لئے تجارتی بنک لوگوں سے ان کی بچائی ہوئی رقوم بطور امانت وصول کرتے ہیں اور ان رقوم پر منافع کمانے کی غرض سے شرح سود مقرر کر کے ضرورت مندوں کو قرضے کی حیثیت سے فراہم کر دیتے ہیں۔ آجکل بنک تجارت کے علاوہ صنعت سازی، زراعت، مکانات کی تعمیر، صرفی ضروریات زندگی کے لئے بھی قرضے

جاری کرتے ہیں اور منافع کماتے ہیں۔ تجارتی بنک اپنے جاری کردہ قرضوں کی بنیاد پر زر کی تخلیق کرتے ہیں جس کا ذکر آگے چل کر آئے گا۔ پاکستان میں تجارتی بنک (مثلاً حبیب بنک، مسلم کمرشل بنک، یونائیٹڈ بنک، پنجاب بنک، عسکری بنک، فیصل بنک، الائیڈ بنک، خیبر بنک، بنک الفلاح اور سٹی بنک وغیرہ) اپنی خدمات بڑی مہارت سے انجام دے رہے ہیں۔

(3) صنعتی بنک (Industrial Bank)

صنعتی بنک ملک میں صنعت سازی کے فروغ کیلئے قائم کئے گئے ہیں۔ یہ بنک صنعتکاروں کو مشینوں، آلات اور دیگر صنعتی ضروریات کے لئے قلیل مدت اور طویل مدت کے قرضہ فراہم کرتے ہیں۔ جس سے ملک میں صنعت سازی فروغ پاتی ہے۔ پاکستان میں یہ صنعتی بنک ''صنعتی ترقیاتی بنک آف پاکستان'' (Industrial Development Bank of Pakistan) اور ''پاکستان صنعتی قرضہ وسرمایہ کاری کارپوریشن'' (Pakistan Industrial Credit and Investment Corporation) کے نام سے مشہور ہیں۔

(4) زرعی بنک (Agricultural Bank)

یہ بنک صرف کاشتکاری اور زراعت سے متعلقہ شعبوں کو قرضے فراہم کرتا ہے۔ جن ممالک میں زراعت، معیشت کا اہم شعبہ ہوتا ہے وہاں پیداوار بڑھانے میں یہ بنک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ بنک کاشتکاروں کو ٹیوب ویل لگوانے، زرعی آلات اور مشینیں خریدنے، کھاد اور بیج حاصل کرنے کے لئے قلیل المعیاد اور طویل المعیاد قرضے دوسرے بنکوں کی نسبت کم شرح سود اور آسان شرائط پر فراہم کرتے ہیں۔ پاکستان میں یہ بنک زرعی ترقیاتی بنک کے نام سے مشہور ہے۔

(5) فہرستی اور غیر فہرستی بنک (Scheduled and Non-scheduled Bank)

فہرستی بنک ایسے بنک ہوتے ہیں جو اپنی سرگرمیاں مرکزی بنک کے وضع کردہ اصولوں کے مطابق سرانجام دیتے ہیں اور پابند ہوتے ہیں کہ وہ اپنے کل زری اثاثوں کا مقرر کردہ حصہ بطور محفوظ سرمایہ مرکزی بنک کے پاس جمع کروائیں گے تاکہ بُرے وقت میں مرکزی بنک سے مدد حاصل کرسکیں۔ پاکستان میں یہ بنک نیشنل بنک آف پاکستان، فرسٹ وومن بنک، پنجاب بنک وغیرہ کے ناموں سے مشہور ہیں۔ غیر فہرستی بنک مرکزی بنک کے ساتھ منسلک نہیں ہوتے نہ ہی باقاعدگی سے مرکزی بنک کے اصولوں پر عمل کرتے ہیں۔

10.3 مرکزی بنک کے فرائض (Functions of Central Bank)

مرکزی بنک کے درج ذیل فرائض ہیں۔

(1) نوٹوں کے اجرا کا اختیار (Note Issuing Authority)

مرکزی بنک کو نوٹ جاری کرنے کا پورا اختیار اور اجارہ داری حاصل ہوتی ہے۔ مرکزی بنک کا جاری کردہ کاغذی نوٹ قانونی زر ہوتا ہے جسے قبولیت عامہ حاصل ہوتی ہے۔ پاکستان کے مرکزی بنک سٹیٹ بنک آف پاکستان نے 1000,500,100,75,50,10 اور 5000 روپے کی مالیت کے نوٹ جاری کر رکھے ہیں جو ملک میں معاشی لین دین میں بطور آلہ مبادلہ کے استعمال ہو رہے ہیں۔ پاکستان میں نوٹ جاری

کرنے کیلئے مرکزی بنک کو درج ذیل میں سے کسی ایک اصول کے تحت نوٹ جاری کرنے کی اجازت ہے۔

(الف) معینہ ضمانت کا نظام (Fixed Fiduciary System)

اس نظام کے تحت مرکزی بنک ایک مقررہ حد تک زرمحفوظ (مثلاً زرمبادلہ، چاندی، سونا وغیرہ) رکھے بغیر نوٹ چھاپ سکتا ہے۔لیکن اگر اس حد سے زیادہ نوٹ چھاپنے کی ضرورت پڑ جائے تو ہر نوٹ کے عوض 100 فی صد سونا، چاندی یا زرمبادلہ کی صورت میں زرمحفوظ رکھنا پڑتا ہے۔یعنی اگر ملک میں ایک سو روپے کے نوٹ چھاپے جائیں تو اس کے بدلے 100 روپے کا سونا چاندی زرمبادلہ زرِمحفوظ کے طور پر رکھنا ضروری ہے۔ یہ نظام برطانیہ، ناروے اور جاپان میں رائج ہے۔ یہ نظام پاکستان میں رائج نہ ہونے کی وجہ اس نظام کی کم لچکداری ہے کیونکہ اس نظام کے تحت زر کی رسد کو آسانی سے فوری طور پر ضرورت پڑنے پر بڑھایا نہیں جا سکتا۔

(ب) متناسب محفوظات کا نظام (Proportional Reserve System)

اس نظام کے تحت ایک مقرر کردہ زرمحفوظ کے تناسب کے مطابق مرکزی بنک جتنے چاہے نوٹ چھاپ سکتا ہے۔ پاکستان میں یہ تناسب 33 فی صد ہے۔ گویا پاکستان میں مرکزی بنک چھاپے جانے والے نوٹوں کے بدلے پر 33 فی صد زرمحفوظ سونا، چاندی، زرمبادلہ وغیرہ رکھ کر جتنے چاہے نوٹ چھاپ سکتا ہے۔البتہ چھاپے جانے والے نوٹوں کی باقی مالیت کو ملکی اثاثوں کو گروی (Mortgage) رکھ کر پورا کیا جاتا ہے۔اس طریقے کے تحت زر کی رسد لچکدار رہوتی ہے۔ پاکستان میں مرکزی بنک نوٹ اسی نظام کے تحت چھاپتا ہے۔

(2) حکومت کا بنک (Banker to the State)

مرکزی بنک حکومت کے لئے وہ تمام کام سرانجام دیتا ہے جو ایک تجارتی بنک عام لوگوں کے لئے کرتا ہے۔

مرکزی بنک دراصل حکومت کے مالی مشیر کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔اس لئے یہ حکومت کا بنک کہلاتا ہے۔مرکزی بنک حکومت کے معاملات کو مستحکم رکھنے کیلئے درج ذیل فرائض سرانجام دیتا ہے۔

(i) حکومت کو ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کیلئے طویل المیعاد قرضے فراہم کرتا ہے۔

(ii) حکومت کی تمام وصولیاں اور ادائیگیاں منظّم کرتا ہے۔

(iii) حکومت کے لئے ملکی اور غیر ملکی ذرائع سے قرضے وصول کرتا ہے۔

(iv) زرِمبادلہ اور بین الاقوامی ادائیگیوں کو کنٹرول کرتا ہے۔

(v) حکومت کو مالی امُور کے بارے میں مفید مشورے دیتا ہے۔

غرض یہ کہ مرکزی بنک حکومت کے تمام مالی اموراور ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی کرتا ہے اور معاشی ترقی کی راہ ہموار کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

(3) بنکوں کا بنک (Banker to the Banks)

مرکزی بنک سارے بنکاری نظام کو کنٹرول کرتا ہے۔اس لئے بنکوں کا بنک کہلاتا ہے۔مرکزی بنک تجارتی بنکوں کے لئے درج ذیل

خدمات سرانجام دیتا ہے۔

(i) تجارتی بنکوں کو ہنڈیوں پر دوبارہ بٹہ لگا کر قرضے جاری کرتا ہے۔

(ii) تجارتی بنکوں کی مشکل وقت میں مالی مدد کرتا ہے۔

(iii) تجارتی بنکوں کو اپنی نئی شاخیں کھولنے کے لیے اجازت دیتا ہے۔

(iv) تجارتی بنکوں کے زرِ نقد کا ایک مخصوص حصہ زرِ محفوظ کی صورت میں رکھتا ہے۔

(v) مرکزی بنک تجارتی بنکوں کی تمام سرگرمیوں کو کنٹرول کرتا ہے۔

(4) بنکوں کی آخری پناہ گاہ (Lender of the Last Resort)

مرکزی بنک مشکل وقت میں تجارتی بنکوں کو قرضے فراہم کر کے ان کی مشکلات حل کرتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر تجارتی بنک لوگوں کو زائد قرضے جاری کر دیں اور امانتیں رکھنے والوں کو رقم کی ادائیگی کے قابل نہ رہیں تو ان کی ساکھ کو بڑا نقصان پہنچنے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ ایسے میں مرکزی بنک انہیں سستے قرضے فراہم کر کے مشکل سے نکالتا ہے۔

(5) بنکوں کا حساب گھر (Clearing House for the Banks)

چونکہ ملک کا سارا بنکاری نظام ایک دوسرے سے جُڑا ہوا ہے اس لیے ہر روز لاکھوں لین دین کے معاملات ان بنکوں کے درمیان طے پاتے ہیں۔ مرکزی بنک تمام بنکوں کے نمائندوں کو اپنے دفتر میں بلا کر آپس کے لین دین کے معاملات کو حل کرانے کیلئے اپنی خدمات سرانجام دیتا ہے اس طرح بنکوں کے درمیان حساب گھر کا کام کرتا ہے۔

(6) بازارِ زر کا ناظم (Custodian of Money Market)

مرکزی بنک بحیثیت ناظمِ زر ایک طرف تو نوٹ جاری کرتا ہے اور دوسری طرف زر کی مقدار کو کنٹرول کر کے معاشی استحکام کو یقینی بناتا ہے۔ مرکزی بنک کی زری پالیسی کو زرِ اعتبار پر کنٹرول (Credit Control) کی پالیسی بھی کہا جاتا ہے۔ مخصوص معاشی مقاصد کے پیشِ نظر مرکزی بنک زرِ اعتبار کو کنٹرول کرنے کیلئے جو اقدامات اختیار کرتا ہے اُسے زری پالیسی کہا جاتا ہے۔ اس پالیسی کے تحت ملک میں پائی جانے والی دو اہم معاشی ناہمواریاں یعنی افراطِ زر اور تفریطِ زر پر قابو پانے کے لئے مرکزی بنک درج ذیل طریقے اختیار کرتا ہے تاکہ نہ تو افراطِ زر ہو اور نہ ہی تفریطِ زر۔

(i) شرح بنک کی پالیسی (Bank Rate Policy)

شرح بنک سے مراد وہ شرح سود ہے جس پر مرکزی بنک تجارتی بنکوں کی ہنڈیوں پر دوبارہ بٹہ لگا کر انہیں قرضے جاری کرتا ہے اگر ملک میں افراطِ زر ہو اور مرکزی بنک زر کی مقدار کو کم کرنا چاہتا ہو تو وہ شرح سود کو بڑھا دیتا ہے۔ ایسے میں تجارتی بنک مرکزی بنک سے قرضے نہیں لیتے اور نہ ہی لوگوں کو قرضے جاری کیئے جاتے ہیں۔ اس طرح ملک میں زرِ اعتبار کی گردش رک جاتی ہے اور افراطِ زر پر قابو پالیا جاتا ہے۔

دوسری طرف تفریطِ زر کے حالات میں زر کی مقدار بڑھانے کیلئے، شرح سود کم کردی جاتی ہے۔ تجارتی بنک مرکزی بنک سے زیادہ قرضے لیتے ہیں اور اس طرح ملک میں زر کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے اور تفریطِ زر کنٹرول ہو جاتا ہے۔

(ii) کھلے بازار کا عمل (Open Market Operation)

مرکزی بنک افراطِ زر اور تفریطِ زر پر کنٹرول کرنے کیلئے سرکاری کفالتوں مثلاً پرائز بانڈ، سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ خریدتا اور بیچتا رہتا ہے۔ افراطِ زر کے حالات میں حکومت یہ کفالتیں لوگوں کو بیچ دیتی ہے اور تفریطِ زر کے حالات میں ان سے مہنگے داموں خرید لیتی ہے۔ اس طرح افراطِ زر اور تفریطِ زر پر کنٹرول کیا جاتا ہے۔

(iii) زرِ محفوظ کے تناسب میں اضافہ (Reserve Ratio)

ملک میں افراطِ زر کا دباؤ کم کرنے کے لیے مرکزی بنک تجارتی بنکوں کے زرِ محفوظ کے تناسب میں اضافہ کر دیتا ہے اور تفریطِ زر کو کنٹرول کرنے کیلئے زرِ محفوظ کے تناسب کو کم کر دیتا ہے جس سے زر کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے اور تفریطِ زر سے نجات مل جاتی ہے۔

(iv) راشن بندی (Rationing)

مرکزی بنک ملک میں افراطِ زر پر کنٹرول کرنے کیلئے بسا اوقات تجارتی بنکوں کو قرضہ دینے کی حد مقرر کر دیتا ہے۔ جس کے باعث تجارتی بنک کی زرِ اعتبار کی تخلیق محدود ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس زر کی مقدار بڑھانے کیلئے مرکزی بنک راشن بندی پر سے پابندی اٹھا کر تفریطِ زر کو کنٹرول کرتا ہے۔

(7) زرِ مبادلہ کا محافظ (Custodian of Foreign Exchange)

مرکزی بنک برآمدات اور درآمدات میں توازن رکھ کر زرِ مبادلہ کے ذخائر کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ پاکستان میں تمام زرِ مبادلہ مرکزی بنک میں ہی جمع ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانی جو رقوم پاکستان بھیجتے ہیں مرکزی بنک انہیں ملکی کرنسی میں تبدیل کر کے مقامی لوگوں کو ادائیگی کرتا ہے۔ اسی طرح ملک میں دستیاب تمام دھاتی زر کا محافظ بھی مرکزی بنک ہے۔

10.4 پاکستان میں بلاسود بنکاری کا نظام

(Interest Free Banking System in Pakistan)

اسلام بنیادی طور پر عدل و احسان اور باہمی تعاون پر زور دیتا ہے اور دوسروں کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے والوں کو بُرا سمجھتا ہے۔ اس لئے ضرورت مندوں کو بلا معاوضہ قرض دینے کی ترغیب دیتا ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ اسلامی نظام حکومت میں سود کی ہر شکل حرام قرار دی گئی ہے۔ اس لئے بلاسود بنکاری کا نظام صرف اور صرف نفع و نقصان میں برابر کی شراکت پر ہی استوار ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ماضی میں کئی حکومتوں نے ملکی معیشت کو اسلامی اصولوں پر عمل پیرا کرنے کیلئے کئی منصوبے بنائے۔

اسلامی دنیا میں اسلامی بنکاری کا آغاز مصر میں 1963ء میں زراعت کے لئے رقوم جمع کرنے اور قرض کی فراہمی کے لئے ایک ادارہ

قائم ہوا۔ جس کا نام "مِت غمر سوشل بنک" (Mit Ghamar Social Bank) تھا۔ 1970ء تک یہ بنک مصر کے اہم ترین مالی اداروں میں شمار کیا جاتا رہا۔ لیکن بعض سیاسی وجوہات کی بنا پر مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے اس بنک کو ختم کر دیا۔ 1963ء ہی میں ملائیشیا میں حج کے خواہش مند لوگوں کے لئے ایک مالی ادارہ "پِلگرم مینجمنٹ اینڈ فنڈز بورڈ" (Pilgrim Management and Funds Board) یا تبونگ حاجی (Tabung Haji) کے نام سے قائم کیا گیا۔ لوگ اس ادارے میں اپنی رقوم جمع کرواتے اور قرض حاصل کرتے تھے۔

اسی طرح سعودی عرب میں البرکتہ انویسٹمنٹ اینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی (Al-barkat Investment and Development Company) کے نام سے ایک اسلامی بنک قائم ہوا جس کا بنیادی مقصد مُسلم ممالک کو غیر سودی بنیاد پر قرضوں کی فراہمی تھا۔ سعودی عرب کا اسلامی بنک، فیصل اسلامک بنک آف بحرین، اسلامک ڈویلپمنٹ بنک آف جدہ کے نام سے بھی اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اسلامی بنکاری کو فروغ دینے کے لیے سوڈان میں بھی البرکتہ السوڈانی خرطوم، العرب اسلامک بنک، سوڈانیز اسلامی بنک کے ناموں سے یہ مالی ادارے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک کوشش یکم جولائی 1981ء کو پاکستان میں تمام بنکوں میں بلاسود بنکاری نظام کی ترویج کیلئے عمل میں لائی گئی۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے امانت داروں کے لئے نفع و نقصان کے شراکتی کھاتے (Profit and Loss Sharing Accounts) کھولے گئے۔ یکم جولائی 1985 سے تمام بنکوں کے کاروبار کو سودی نظام سے بالکل پاک کر دیا گیا اور ملک کی معیشت کو اسلامی طرز میں ڈھالنے کیلئے درج ذیل اقدامات کئے گئے۔

(1) مشارکہ (Musharika)

مشارکہ کے تحت بنک یا دیگر مالی ادارے کاروباری فرموں کو نفع و نقصان میں شراکتی بنیاد پر زر مہیا کرتے ہیں۔ بنک نفع اور نقصان میں گاہک کے ساتھ برابر کے شریک ہوتے ہیں۔

(2) مضاربہ (Modaraba)

مضاربہ میں بنک سرمایہ فراہم کرتا ہے اور سرمایہ لینے والا اپنی محنت کے بل بوتے پر کاروبار چلاتا ہے۔ کاروبار میں دونوں نفع و نقصان میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔

(3) کرائے اور خرید میں حصہ داری (Hire and Purchase)

سرمایہ کاری کے اس طریقے میں بنک اپنے گاہک کو ایک مخصوص عرصہ کے لیے قرضہ فراہم کرتا ہے مثلاً ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن لوگوں کو گھر بنانے کے لیے جو قرضے فراہم کرتی ہے وہ اسی سرمایہ کاری کے زمرے میں بنک کو لوٹا دیتا ہے۔ رقم کی واپسی کے بعد گھر کی ملکیت گاہک کی تحویل میں دے دی جاتی ہے۔

(4) حِصّصی شراکت (Equity Participation)

سرمایہ کاری کے اس طریقے میں بنک فہرستی اداروں کے حصص خرید لیتے ہیں۔ یہ خریداری بازاری قیمتوں پر کی جاتی ہے۔لیکن نفع ونقصان میں شرکت اداروں کے سالانہ منافع جات پر ہوتی ہے۔

(5) سروس چارجز کے ساتھ بلاسود قرضے (Interest Free Loans with Service Charges)

اس طریقے کے تحت سرمایہ کاری کرنے والے سے سروس چارجز وصول کر لئے جاتے ہیں۔ یہ قرضے بغیر سود کے ہوتے ہیں۔اس مد میں برآمد کنندگان کو قرضے جاری کئے جاتے ہیں۔

(6) قرضِ حسنہ (Qarz-e-Hasna)

قرضِ حسنہ کے تحت ضرورت مندوں کو بغیر کسی سود یا منافع کے قرضے جاری کئے جاتے ہیں اس قسم کے قرضے زیادہ تر طالب علموں کو دیئے جاتے ہیں۔ایسے قرضے طویل المعیاد ہوتے ہیں۔

سرمایہ کاری کے درج بالا اُصولوں کو عملی طور پر مقبول بنانے کے لیے حکومت پاکستان نے قوانین میں بھی ترامیم کی ہیں جن کے تحت زیادہ تر جاری کئے جانے والے قرضے سود سے پاک ہونگے اور بنکاری نظام عین اسلامی نظام کے قریب ترین ہوگا۔

☆☆☆

مشقی سوالات

سوال نمبر 1۔ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- ایسا ادارہ جو لوگوں کی امانتیں وصول کر کے انھیں قرض پر دے کہلاتا ہے:

(الف) مرکزی بنک　　(ب) تجارتی بنک

(ج) صنعتی بنک　　(د) زرعی بنک

ii- درج ذیل میں سے کونسا کام مرکزی بنک سرانجام نہیں دیتا؟

(الف) نوٹ جاری کرنا　　(ب) زرِمبادلہ کی حفاظت کرنا

(ج) زرِاعتبار کو کنٹرول کرنا　　(د) لوگوں کی امانتوں پر منافع کمانا

iii- مرکزی بنک تجارتی بنکوں کو قرضے جاری کرتے وقت بنکوں کے کن کھاتوں کو استعمال کرتا ہے؟

(الف) معیادی کھاتوں کو　　(ب) ہنڈیوں کو

(ج) طلبی امانتوں کو　　(د) بچتوں کی امانتوں کو

سوال نمبر 2۔ درج ذیل جملوں میں دی گئی خالی جگہ پُر کیجئے۔

i- مرکزی بنک تجارتی بنکوں کو جس شرح پر قرض دیتا ہے اس کو.................. کہتے ہیں۔

ii- پاکستان میں مرکزی بنک.................. کے نظام کے تحت نوٹ چھاپتا ہے۔

iii- نفع ونقصان کی شراکت کی بنیاد پر قرضوں کا اجرا سن............ میں ہوا۔

iv- .... میں بنک سرمایہ فراہم کرتا ہے اور سرمایہ لینے والا اپنی مہارت کے بل بوتے پر کاروبار چلاتا ہے۔

v- مرکزی بنک کو نوٹ جاری کرنے کی.................. حاصل ہے۔

سوال نمبر 3۔ کالم (الف) اور کالم (ب) میں دیئے گئے جملوں میں مطابقت پیدا کر کے درست جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
معینہ ضمانت کا نظام	بازارِ زر کا ناظم	
مرکزی بنک کے تابع	غیر لچکدار	
تفریطِ زر	مرکزی بنک	
نوٹوں کا اجرا	قوتِ خرید کا کم ہونا	
مرکزی بنک	فہرستی بنک	

سوال نمبر4۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i- نوٹ چھاپنے کے اُصول بیان کریں۔

ii- مرکزی بنک کو حکومت کا بنک کیوں کہا جاتا ہے؟

iii- شرح بنک پالیسی سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر5۔ درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات تحریر کریں۔

i- تجارتی بنک سے کیا مراد ہے؟ تجارتی بنکوں کے فرائض بیان کریں۔

ii- بنکوں کی اہم اقسام کون کون سی ہیں؟

iii- مرکزی بنک سے کیا مراد ہے؟ مرکزی بنک کے فرائض بیان کیجئے۔

iv- مرکزی بنک بازارِ زر کا ناظم ہونے کی حیثیت سے کس طرح زرِ اعتبار کو کنٹرول کرتا ہے؟

v- پاکستان میں بلا سود بنکاری نظام کی کامیابی کے لیے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔

☆☆☆